جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل عمران

(٦)

(گزشتہ سے پیوستہ)

إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ، وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ﴿٢١﴾ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَا لَهُمْ مِّنْ نَّاصِرِيْنَ. ﴿٢٢﴾

سو اِن لوگوں کو ایک دردناک عذاب کی خوش خبری سنا دو،[38] یہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے رہے اور اُس کے پیغمبروں کو ناحق[39] قتل کرتے رہے اور اُنھیں قتل کرتے رہے جو لوگوں میں سے انصاف پر قائم رہنے کی دعوت دیتے تھے۔ یہی ہیں کہ جن کے اعمال دنیا اور آخرت، دونوں میں ضائع ہوئے اور اب ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔[40] ۲۱۔۲۲

---

[۳۸] اصل الفاظ ہیں: 'فبشر هم بعذاب اليم'۔ یہ 'ان' کی خبر ہے اور اس پر 'ف' اس لیے آ گئی ہے کہ 'ان' کا اسم اس جملے میں جزا کے مفہوم پر متضمن ہے۔

[۳۹] اس لفظ سے یہاں ایک تو یہود کے اس جرم کی سنگینی ظاہر ہوتی ہے، اس لیے کہ قتل ناحق اور وہ بھی اگر کسی نبی کا ہو تو اس کی سنگینی کا تصور ہی کیا جا سکتا ہے۔ دوسرے حق کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ ایسی چیز ہے کہ کوئی پیغمبر بھی اس سے بالاتر نہیں ہو سکتا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ أُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ، يُدْعَوْنَ إِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ
لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ، وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ .﴿٢٣﴾ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ
قَالُوْا: لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ، وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا

تم نے دیکھا نہیں[41] اُن لوگوں کو جنھیں اِس کتاب کا ایک حصہ دیا گیا، اُنھیں اللہ کی اِس کتاب[42] ہی کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اُن کے درمیان (اختلافات کا) فیصلہ کر دے۔ پھر (دیکھا نہیں کہ) اُنھی میں سے ایک گروہ اُس سے منہ پھیر لیتا ہے[43] اور حقیقت یہ ہے کہ یہ منہ پھیر لینے والے لوگ ہی

---

[۴۰] قرآن کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصے میں ان کی تمام تدبیریں اکارت ہو گئیں اور یہ ذلت و نامرادی کے ساتھ جزیرہ نماے عرب سے اس طرح نکال دیے گئے کہ کوئی ان کا حامی اور مددگار نہ تھا۔

[۴۱] یہ اظہار تعجب کا اسلوب ہے جو عربی زبان میں اس طرح کے موقعوں پر اختیار کیا جاتا ہے۔

[۴۲] یعنی اللہ کی جس کتاب کا ایک حصہ دیا گیا تھا، اسی کتاب کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید مراد ہے۔ یہود و نصاریٰ کے صحائف کو اس کا ایک حصہ قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ تورات میں زیادہ تر شریعت اور انجیل میں حکمت بیان ہوئی ہے۔ زبور اسی حکمت کی تمہید میں خداوند عالم کی تمجید کا مزمور ہے۔ لیکن قرآن کا معاملہ یہ نہیں ہے۔ وہ حکمت اور شریعت، دونوں کے لیے ایک جامع شہ پارۂ ادب کی حیثیت سے نازل ہوا ہے۔ پھر اس کے ساتھ خدا کے آخری پیغمبر کی سرگزشتِ انذار بھی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھیے تو وہ ایک صحیفۂ کامل ہے اور تورات و انجیل اور دوسرے الہامی صحائف، درحقیقت اسی کے اوراق ہیں جو اس سے پہلے کی امتوں کو دیے گئے تھے۔

[۴۳] اصل میں 'ثم يتولى فريق منهم' کے الفاظ آئے ہیں۔ ان میں اصلی زور 'منهم' کے لفظ پر ہے۔ یعنی تعجب اس بات پر ہے کہ یہ منہ پھیرنے والے لوگ اہل کتاب ہیں جو سزاوار تھے کہ سب سے پہلے کتاب الٰہی کو پہچانتے اور اس پر ایمان لاتے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

”ان لوگوں کے لیے جو تورات و انجیل کو جانتے اور مانتے ہوں قرآن کا پہچاننا کچھ مشکل نہ تھا، بشرطیکہ انھوں نے اپنی آنکھوں پر تعصب اور ضد کی پٹیاں نہ باندھ رکھی ہوتیں۔ جس کتاب کے ابتدائی ابواب انھوں نے پڑھے ہوں، جس کے انداز، اسلوب اور مزاج سے آشنا ہوں، جس کی ہدایات و تعلیمات کا ابتدائی عکس اور خاکہ انھوں نے دیکھا ہو جس کی پیشین گوئیوں سے وہ باخبر اور ان کے مصداق کے وہ منتظر ہوں، یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ کتاب عزیز جب اپنے اصلی جمال و

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

يَفْتَرُوْنَ. ﴿٢٤﴾ فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ، وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ، وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ. ﴿٢٥﴾

ہیں[44]۔ اِن کے اِس رویے کی وجہ یہ ہے کہ اِن کا کہنا ہے کہ دوزخ کی آگ تو ہمیں بس گنتی کے چند دن ہی چھوئے گی اور (یہ ہے کہ اِس طرح کی) جو باتیں یہ گھڑتے رہے ہیں، اُنھوں نے دین کے معاملے میں اِنھیں دھوکے میں ڈال دیا ہے[45]۔ لیکن کیا بنے گی اُس وقت جب اِن کو ہم ایک ایسے دن کی پیشی کے لیے اکٹھا کریں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں اور (جس میں) ہر شخص کی کمائی کا پورا بدلہ اُسے دے دیا جائے گا اور کسی پر کوئی ظلم نہ ہو گا۔ ۲۳۔۲۵

کمال کے روپ میں نمایاں ہو تو وہ اس کو نہ پہچان سکیں۔ پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ اہل کتاب نے اس سے منہ موڑا اور جان کر اس سے انجان بن گئے۔'' (تدبر قرآن ۲/ ۶۰)

[۴۴] یہ اہل کتاب کے لیے ملامت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان پتھروں میں جونک نہیں لگ سکتی۔ حق سے اعراض ان کی فطرت ثانیہ بن چکا ہے، اس لیے تمھاری دعوت اگر ان کے لیے موثر نہیں ہو رہی تو اس میں تمھارا کوئی قصور نہیں ہے، یہ سراسر ان کے فساد طبیعت کا قصور ہے۔

[۴۵] یعنی اس بات پر مطمئن کر دیا ہے کہ ان کے اعمال خواہ کچھ بھی ہوں، ان کے لیے ہمیشہ کی جہنم نہیں ہے۔ یہ اول تو اس میں ڈالے نہیں جائیں گے اور اگر ڈالے بھی گئے تو چند دن کے لیے گناہوں کی سزا پا کر لازماً چھوڑ دیے جائیں گے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایک دھوکا ہے جس میں ان کی جھوٹی آرزووں نے انھیں مبتلا کر دیا ہے۔

[۴۶] اصل الفاظ ہیں: 'فکیف اذا جمعناھم لیوم لاریب فیہ'۔ ان میں حرف جر کے بعد ایک مضاف ہمارے نزدیک محذوف ہے۔ چنانچہ ہم نے ترجمہ اسی کے لحاظ سے کیا ہے۔

[باقی]

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com